بانٹ کر کھانے کا مزہ

ہدایت: بہتر ہو گا کہ استاد اس کہانی کو یاد کر لے۔ استاد طلبہ کو پوری کہانی ایک ساتھ سنائے۔ کہانی سناتے وقت آواز کے مناسب اُتار چڑھاؤ، چہرے کے تاثرات اور ہاتھوں کی مناسب حرکات کا خیال رکھے۔ پھر اس کہانی کا ایک ایک حصہ رُک رُک کر دوبارہ سنائے۔ استاد اس دوران یہ بھی مشاہدہ کرتا رہے کہ طلبہ غور سے سن رہے ہیں یا نہیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر جانچ کرے کہ طلبہ نے سمجھتے ہوئے کہانی سنی ہے۔

آج اسکول کی چھٹّی تھی۔ نازو اپنی امّی کے کاموں میں اُن کی مدد کر رہی تھی۔ گھر کا کام ختم ہونے پر امّی نے کہا، ”نازو! میں کپڑے دھونے ندی پر جا رہی ہوں۔ تم گھر ہی پر رہنا۔“

نازو بولی، ”جی امّی!“

امّی میلے کپڑوں کی گٹھری لیے ندی کی طرف روانہ ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ نازو نے اُٹھ کر دروازہ کھولا۔ سامنے آسیہ خالہ کھڑی تھیں۔ اُن کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پپیتا تھا۔ آسیہ خالہ نازو کو پپیتا دیتی ہوئی بولیں، ”نازو! یہ ہمارے پیڑ کا پپیتا ہے۔ تمھارے لیے.....“

نازو نے اُن کا شکریہ ادا کیا اور پپیتا لے لیا۔ پیلا پیلا پپیتا دیکھ کر اُس کے منہ میں پانی بھر آیا مگر اُسے اپنی امّی کا خیال آ گیا۔ اُس نے سوچا جب امّی آ جائیں گی تو وہ اُن کے ساتھ مل کر پپیتا کھائے گی۔

دوپہر میں امّی آئیں۔ نازو نے امّی کو بتایا کہ آسیہ خالہ نے پپیتا دیا ہے۔ امّی نے کہا، ”ٹھیک ہے، شام کو تمھارا بھائی عارف اور تمھارے ابّو آئیں گے تو سب مل کر پپیتا کھائیں گے۔“

نازو اچھی بچّی تھی۔ امّی کی بات مان گئی۔

شام کو عارف اور ابّو آ گئے۔ نازو دوڑ کر پپیتا لے آئی اور ابّو کے سامنے رکھ دیا۔ امّی نے بتایا کہ یہ پپیتا آسیہ خالہ نے دیا ہے۔ یہ اُن کے پیڑ کا پہلا پھل ہے۔

ابّو نے چھری منگائی اور پپیتا کاٹا۔ امّی نے پپیتے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے اور اُنھیں پیالیوں میں رکھ کر نازو، عارف اور ابّو کو دیا۔ ایک پیالی امّی نے بھی لی۔

چاروں آنگن میں آ بیٹھے اور مزے سے پپیتا کھانے لگے۔

سچ ہے، بانٹ کر کھانے میں بڑا مزہ آتا ہے۔

(ادارہ)